

ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ

سے ابو حنیفہ اور حنفیہ کی مخالفت



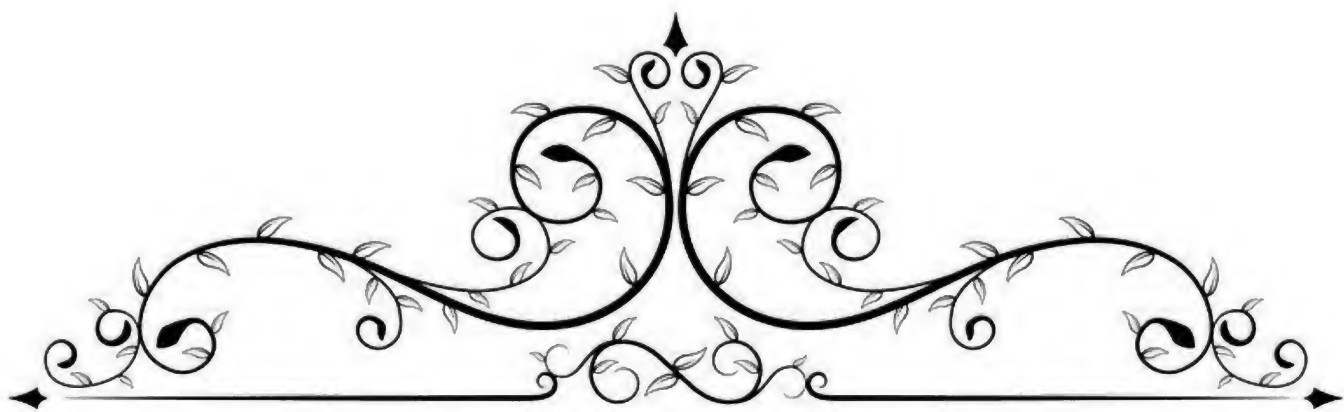
تالیف :

علامہ رئیس احمد ندوی رحمۃ اللہ علیہ

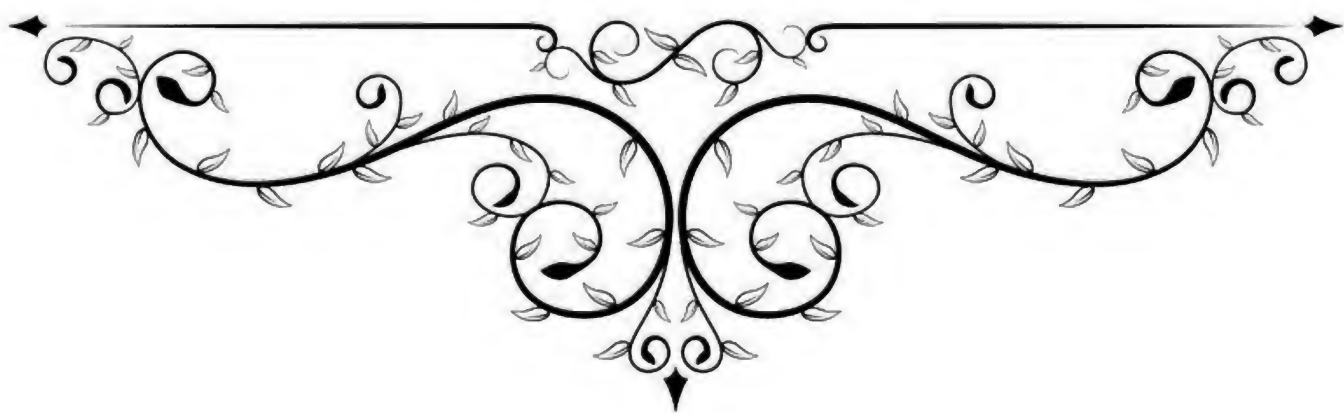


منہاج السنۃ النبویۃ، لا تبریر،

حیدرآباد دکن



ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے ابو حنیفہ حنفیہ کی مخالفت اور



إِنَّ الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، **لَا يَجِدُ:**

مصنف انوار (احمد رضا بجنوری دیوبندی) نے کہا:

”اعمش یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ میں نے دیکھا کہ ابراہیم کبھی کوئی بات اپنی رائے سے نہیں کہتے تھے، معلوم ہوا کہ ابراہیم نخعی سے جتنے فقہی اقوال نقل کیے جاتے ہیں، خواہ وہ امام ابو یوسف کی کتاب الآثار میں ہوں یا امام محمد کی کتاب الآثار میں یا ابن ابی شیبہ کی مصنف میں وہ سب آثار مرفوعہ کے حکم میں ہیں۔“ (مقدمہ انوار [الباری] ۴۱/۱)

ہم کہتے ہیں کہ اگر امام نخعی کے فقہی اقوال آثار مرفوعہ کے حکم میں ہیں تو کوئی شک نہیں کہ امام ابو حنیفہ نے بڑی کثرت سے نخعی کے اقوال فقیہ کی مخالفت کی ہے، جس سے یہ مستخرج ہوتا ہے کہ امام صاحب سے بکثرت احادیث نبویہ کی مخالفت سرزد ہوئی ہے، اس جگہ ہم امام نخعی کے وہ فقہی اقوال بطور نمونہ پیش کرتے ہیں جن کی امام ابو حنیفہ اور احناف نے مخالفت کی ہے۔

۱۔ امام نخعی مرجی لوگوں سے سلام و کلام بند کر دیتے تھے اور اپنے تلامذہ کو بھی ان سے پرہیز کرنے کا حکم دیتے تھے، نیز مرجی طلباء کو اپنی درس گاہ سے نکال باہر کرتے تھے، لیکن امام نخعی کے ان تمام فرامین کے خلاف امام ابو حنیفہ نے مرجیہ کو اپنا استاذ مان لیا اور انھیں صرف استاذ ہی نہیں بلکہ اپنا پیشوا بھی بنا لیا، حماد جیسے مرجی کو امام نخعی اپنی درس گاہ سے نکال باہر کرتے تھے مگر امام ابو حنیفہ نے ان سے اٹھارہ سال تک علوم دین سیکھے۔ ہر صاحب انصاف باسانی فیصلہ کر سکتا ہے کہ دریں صورت کیا امام ابو حنیفہ کو مذہب نخعی کا پابند کہا جاسکتا ہے؟

۲۔ امام نخعی نے کہا: وضو میں چہرہ دھوتے وقت کان کا وہ حصہ جو چہرے کی طرف ہے دھونا چاہیے، کان کا باقی حصہ سر کے مسح کے وقت مسح کرنا چاہیے، امام ابو حنیفہ نخعی کے اس فتویٰ کی مخالفت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ پورے کان کا سر کے مسح کے ساتھ مسح کرنا چاہیے۔

(ملاحظہ ہو کتاب الآثار لمحمد ص ۱۰، باب الوضوء رقم: ۲، و کتاب الآثار لابن یوسف ص ۴، ۵، نمبر: ۱۲)

۳۔ امام نخعی نے فرمایا: اگر کسی نے وضو میں مضمضہ و استنشاق (کلی اور ناک میں پانی) نہیں کیا تو اس کا وضو صحیح نہیں ہوگا، اسے دوبارہ وضو کرنا ہوگا۔

(الآثار لابن یوسف ص ۴ و ۱۲ نمبر ۹، ۶۳)

امام ابو حنیفہ کے نزدیک مضمضہ و استنشاق کے بغیر ہی وضو صحیح ہو جائے گا۔

۴۔ امام نخعی نے فرمایا: بیوی اور غیر محرم کو بوسہ دینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

(الآثار لمحمد ص ۱۳-۱۴، رقم: ۲۱، الآثار لابن یوسف ص ۶، نمبر: ۲۷)

امام ابو حنیفہ کے نزدیک کسی عورت کو بھی بوسہ دینے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (کتب فقہ حنفی)

۵۔ امام نخعی نے فرمایا کہ غیبت و چغل خوری سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

(حلیۃ الاولیاء ۴/ ۲۷۷ و ابن ابی شیبہ)

امام ابو حنیفہ کے نزدیک غیبت و چغل خوری سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

۶۔ امام نخعی نے فرمایا کہ پورے سر کا مسح فرض ہے۔ (الآثار لابن یوسف ص ۶، نمبر: ۲۶)

امام ابو حنیفہ کے نزدیک چوتھائی سر کا مسح کافی ہے۔

۷۔ امام نخعی نے فرمایا: بچے کا پیشاب کپڑے یا جسم پر لگ جائے تو پانی کے چھڑکنے سے طہارت ہو جاتی ہے مگر امام ابو حنیفہ کے نزدیک دھوئے بغیر طہارت نہیں ہو سکتی۔

(الآثار لمحمد ص ۱۶، رقم: ۳۵)

۸۔ امام نخعی نے فرمایا: با وضو آدمی اگر ناخن یا سر کے بال تراشے تو ترشے ہوئے ناخنوں کو دوبارہ دھوئے اور سر کا مسح کرے مگر امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس کی ضرورت نہیں۔

(ابن ابی شیبہ وغیرہ)

۹۔ امام نخعی نے فرمایا: عورت اگر صرف کنپٹی پر مسح کرے تو وضو صحیح نہیں ہوگا، پورے سر کا مسح کرنا ہوگا مگر امام ابو حنیفہ کے نزدیک کنپٹی پر مسح کرنے سے عورت کا وضو صحیح ہو جائے گا۔

(الآثار لمحمد ص ۱۷، رقم: ۴۴)

- ۱۰۔ امام نخعی نے فرمایا: اگر کپڑے یا جسم میں ایک درہم بھر نجاست لگ جائے تو دھوئے بغیر نماز صحیح نہیں ہوگی مگر امام ابوحنیفہ کے نزدیک ایک درہم بھر معاف ہے، اس کے ساتھ نماز صحیح ہو جائے گی، اس سے زیادہ پردھونا ہوگا۔ (الآثار لمحمد ص ۳۲، رقم: ۱۴۷، دوسرا نسخہ ۱۴۶)
- ۱۱۔ امام نخعی نے فرمایا:

مستحاضہ عورت ظہر و عصر کے مابین ایک غسل کے ساتھ جمع صوری کر لے، اسی طرح مغرب و عشاء کے درمیان بھی اور فجر کے لیے ایک علیحدہ غسل کر کے نماز پڑھے مگر امام ابوحنیفہ کے نزدیک ہر نماز کے لیے صرف تازہ وضو بلا جمع صوری کافی ہے۔

- (الآثار لمحمد ص ۱۸، رقم: ۴۹، والآثار لابن یوسف ص ۳۵، نمبر: ۱۷۵)
- ۱۲۔ امام نخعی نے فرمایا: بچہ پیدا ہونے والی عورت کے ایام نفاس کی اگر کوئی تعیین نہیں ہو سکی تو وہ اپنے خاندان کی عورت کی مدت نفاس گزارے مگر امام ابوحنیفہ و دیگر احناف نے کہا:
- ”ولسنا نأخذ بذلك“ (الآثار لمحمد ص ۱۹، رقم: ۵۴)

- ۱۳۔ امام نخعی کے نزدیک لعاب دہن پاک نہیں ہے، اسے دھوئے بغیر طہارت نہیں حاصل ہوگی۔ (المحلی لابن حزم ۱/۱۳۹)

مگر امام ابوحنیفہ کے نزدیک لعاب دہن پاک ہے۔

- ۱۴۔ امام نخعی نے فرمایا: شوہر اپنی مری ہوئی بیوی کو غسل دے سکتا ہے اور پانی پر قدرت نہ ہونے کی صورت میں تیمم کر سکتا ہے مگر امام ابوحنیفہ کے نزدیک شوہر اپنی مردہ بیوی کو غسل یا تیمم نہیں کر سکتا، البتہ زندہ کو بھی کچھ کر سکتا ہے۔ (الآثار لمحمد ص ۴۵، رقم: ۲۳۰، دوسرا نسخہ ۲۲۸)

- ۱۵۔ امام نخعی نے فرمایا: مؤذن کو اختیار ہے، خواہ اثنائے اذان میں بات کرے یا نہ کرے مگر امام ابوحنیفہ و احناف نے کہا: ”و أما نحن فنرى أن لا يفعل، وإن فعل فلم ينقض ذلك أذانه“ (الآثار لمحمد ص ۱۹، رقم: ۵۹)

- ۱۶۔ امام نخعی امامت فرماتے تو محراب کے سامنے نہیں بلکہ دائیں یا بائیں ہٹ کر کھڑے ہوتے مگر امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ محراب کے سامنے کھڑے ہو کر امامت کرنے میں کوئی

۱۷۔ حرج نہیں بشرطیکہ اندرون محراب نہ کھڑا ہو۔ (الآثار لمحمد ص ۲۶، رقم: ۱۰۴، دوسرا نسخہ: ۱۰۳)
امام نخعی نے فرمایا: سترہ کو کھڑا کر کے گاڑے بغیر سترہ نہیں کہا جاسکتا مگر امام ابوحنیفہ نے کہا کہ سترہ گاڑے بغیر بھی سترہ رہے گا، البتہ گاڑ دینا مستحب ہے۔

(الآثار لمحمد ص ۲۸، رقم: ۱۱۸، ولابی یوسف ص ۴۷، نمبر: ۲۴۱)
۱۸۔ امام نخعی نے فرمایا: صبح صادق سے پہلے اگر نماز وتر نہیں پڑھی گئی تو اب وتر کی نماز نہ پڑھی جائے گی مگر امام ابوحنیفہ و دیگر احناف کہتے ہیں: ”لسنا نأخذ بهذا“

(الآثار لمحمد ص ۲۹، رقم: ۱۲۴)
۱۹۔ امام نخعی نے فرمایا: جو شخص مسجد میں داخل ہوا اس حال میں کہ امام رکوع میں جا چکا ہو تو اسے بھی تیز دوڑے بغیر رکوع میں چلے جانا چاہیے مگر احناف کہتے ہیں:
”لسنا نأخذ بهذا“ (الآثار لمحمد ص ۲۹، رقم: ۱۲۶)

۲۰۔ امام نخعی نے فرمایا: نماز میں اگر کسی کو شک کی بنا پر عضو تناسل میں تری محسوس ہوئی تو اسے نماز چھوڑ کر از سر نو نماز پڑھنی چاہیے، مگر امام ابوحنیفہ نے فرمایا: جب تک یقینی طور پر تری محسوس نہ ہو نماز نہ چھوڑے اور نہ دوڑے۔ (الآثار لمحمد ص ۳۴، رقم: ۱۵۹، دوسرا نسخہ: ۱۵۸)

۲۱۔ امام نخعی رحمہ اللہ نے فرمایا: خطبہ جمعہ کے درمیان سلام اور چھینک کا جواب دے سکتا ہے، احناف نے کہا: ”لسنا نأخذ بهذا ولكننا نأخذ بقول سعيد بن المسيب“

(الآثار لمحمد ص ۳۷، ۳۸، رقم: ۱۸۲، دوسرا نسخہ: ۱۸۰)
۲۲۔ امام نخعی رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر مقتدی بقدر تشہد قعدہ میں بیٹھا رہا اور امام کے سلام سے پہلے نماز چھوڑ کر چلا آیا تو اس کی نماز صحیح نہیں ہوگی۔ امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ اس صورت میں نماز صحیح ہو جائے گی۔ (الآثار لمحمد ص ۳۸، رقم: ۱۸۵، دوسرا نسخہ: ۱۸۳)

۲۳۔ امام نخعی سورہ ص میں سجدہ کے قائل نہیں تھے مگر احناف قائل ہیں۔

(الآثار لمحمد ص ۴۲، رقم: ۲۱۰، دوسرا نسخہ: ۲۰۹)
۲۴۔ امام نخعی نے فرمایا: مرد کے کفن کے کپڑوں کی تعداد طاق ہونی چاہیے، مگر امام ابوحنیفہ

نے کہا کہ خواہ طاق رہے یا جفت سب کا اختیار ہے۔

(الآثار لمحمد ص ۴۴، باب الجنائز وغسل المیت، رقم: ۲۲۴-۲۲۵، دوسرا نسخہ: ۲۲۳-۲۲۴)

۲۵۔ امام نخعی نے فرمایا: جھوٹ بولنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء ۴/۲۲۷ وغیرہ)
مگر امام ابوحنیفہ اس کے خلاف ہیں۔

۲۶۔ امام نخعی نے فرمایا: جو روپیہ کسی نے کسی سے قرض لیا ہے، اس کی زکوٰۃ قرض لینے والے پر واجب ہے دینے والے پر نہیں مگر حنفیوں کے ائمہ کہتے ہیں: ”لسنا نأخذ بهذا“
(الآثار لمحمد ص ۵۴، رقم: ۳۰۱، دوسرا نسخہ: ۳۰۰)

۲۷۔ امام نخعی نے فرمایا: جس عورت کا شوہر مرتد ہو گیا ہو وہ مطلقہ کے حکم میں ہو گئی، مگر امام ابوحنیفہ اس کے خلاف ہیں۔

(الآثار لمحمد ص ۷۶، رقم: ۴۲۴، دوسرا نسخہ: ۴۲۱، ولابی یوسف ص ۸۸، نمبر: ۴۳۰)

۲۸۔ امام نخعی نے فرمایا: جس نے ایلاء کے بعد اپنی بیوی کو طلاق دی تو ایلاء باطل ہو جائے گا مگر حنفیوں کے ائمہ فرماتے ہیں: ”لسنا نأخذ بهذا“

(الآثار لمحمد ص ۹۵، رقم: ۵۴۸، دوسرا نسخہ: ۵۴۳ وغیرہ)

۲۹۔ امام نخعی نے فرمایا: جس شخص نے اپنے غلام کو قتل کر دیا تو اسے قصاص میں سزائے قتل دی جاسکتی ہے، بشرطیکہ مقتول کے اولیاء چاہیں مگر حنفیوں کے ائمہ کہتے ہیں: ”لسنا نأخذ بهذا“ (الآثار لمحمد ص ۱۰۴، رقم: ۶۰۵، دوسرا نسخہ: ۵۹۶)

۳۰۔ امام نخعی نے فرمایا: اگر کسی نے عدت طلاق میں کسی مطلقہ عورت سے شادی کی اور اس نکاح کے طفیل بچہ پیدا ہوا، دریں صورت اگر اس عورت کا طلاق دینے والا شوہر اس بچہ کو اپنا کہے تو یہ بچہ اسی طلاق دینے والے کا ہوگا اور اگر اس نے انکار کیا اور دوسرے نے اپنا بچہ مانا تو اسی کا ہو جائے گا اور اگر دونوں انکار و شک کریں تو دونوں کا مشترک بچہ مانا جائے گا، مگر حنفیوں کے ائمہ نے کہا: ”ولسنا نأخذ بهذا“ (الآثار لمحمد ص ۱۱۴، رقم: ۶۶۶)

۳۱۔ امام نخعی نے فرمایا: امور قصاص میں عورتوں کی شہادت مقبول نہیں، مگر امام ابوحنیفہ

کے نزدیک مقبول ہے۔ (الآثار لمحمد ص ۱۱۲، رقم: ۶۵۶، دوسرا نسخہ: ۶۴۶) ؟؟؟

۳۲۔ امام نخعی نے فرمایا: اگر کسی نے وصیت کی کہ فلاں کو یہ غلام دیا جائے اور فلاں کو (۳/۱) مال تو پہلے غلام کو دیا جائے گا اور دوسرے کو (۳/۱) مال بشرطیکہ موصی نے مال چھوڑا ہو مگر ائمہ احناف کہتے ہیں: ”لسنا نأخذ بهذا“ (الآثار لمحمد ص ۱۱۳، رقم: ۶۶۵، دوسرا نسخہ: ۶۵۵)

۳۳۔ امام نخعی نے فرمایا: مرتد ہونے والی عورت کو سزائے قتل دی جائے گی مگر ائمہ احناف کہتے ہیں: ”لسنا نأخذ بهذا“

(الآثار لمحمد ص ۱۰۳، رقم: ۶۰۱، دوسرا نسخہ: ۵۹۲، والی یوسف ص ۱۶۱، نمبر: ۷۳۵)

۳۴۔ امام نخعی نے فرمایا: اگر کسی مسلمان یا یہودی و نصرانی نے بسم اللہ پڑھے بغیر شکاری کتے کو شکار پر چھوڑ دیا تو اس کے شکار کا گوشت کھانا مکروہ ہے مگر ائمہ احناف نے کہا:

”لسنا نأخذ بهذا، لا بأس بأكله“ (الآثار لمحمد ص ۱۲۰، رقم: ۸۳۷، دوسرا نسخہ: ۸۲۷)

۳۵۔ امام نخعی سے پوچھا گیا: خصی و غیر خصی جانوروں سے کس کی قربانی افضل ہے؟ جواب دیا کہ خصی کی مگر امام ابوحنیفہ نے کہا: دونوں میں سے جو زیادہ موٹا تازہ ہو اس کی قربانی افضل ہے۔ (الآثار لمحمد ص ۱۳۶، رقم: ۸۰۷، ۷۹۷)

۳۶۔ امام نخعی نے فرمایا: اگر کسی نے نذر مانی کہ ہم چار میل پیدل چلیں گے اور وہ صرف ایک میل چل کر سوار ہو گیا تو اسے چاہیے کہ پھر سے چار میل چلے مگر ائمہ احناف کہتے ہیں:

”لسنا نأخذ بهذا“ (الآثار لمحمد ص ۱۲۵، رقم: ۷۳۳، دوسرا نسخہ: ۷۲۳)

۳۷۔ امام نخعی نے فرمایا: اگر چاندی کی انگوٹھی ہو اور اس میں نگینہ بھی لگا ہو تو اسے جس چیز کے بدلے اور جس بھاؤ سے چاہے فروخت کیا جاسکتا ہے مگر ائمہ احناف نے کہا:

”لسنا نأخذ بهذا“ (الآثار لمحمد ص ۱۳۱، رقم: ۷۶۷، دوسرا نسخہ: ۷۵۷)

۳۸۔ امام نخعی خالص سرخ و زرد رنگ کے کپڑے استعمال کرتے تھے۔ (ابن سعد ۶/۱۹۷)

ائمہ احناف مردوں کے لیے خالص سرخ و زرد کپڑے ممنوع کہتے ہیں۔ (کتب الفقہ الحنفی)

۳۹۔ امام نخعی نے فرمایا: کفارہ میں مکاتب غلام آزاد کرنا کافی نہیں ہے، لیکن ائمہ احناف

اسے جائز بتلاتے ہیں۔ (الآثار لمحمد ص ۱۲۳، رقم: ۷۲۲، دوسرا نسخہ: ۷۱۲)

۴۰۔ امام نخعی نے فرمایا: جس شخص نے نذر مانی کہ اپنے بچے کو ذبح کرے گا تو اسے کفارہ میں سواونٹ ذبح کرنے چاہئیں، مگر ائمہ احناف کہتے ہیں: ”لسنا نأخذ بہذا“

(الآثار لمحمد ص ۱۲۵، رقم: ۷۳۴، دوسرا نسخہ: ۷۲۴)

۴۱۔ امام نخعی نے فرمایا: لعان کرنے والوں کا بچہ اگر مر جائے اور اس کے ورثہ میں ماں اور ایک بہن اور ایک بھائی ہوں تو بھائی بہن کو (۳/۱) ملے گا اور باقی ماں کو ملے گا مگر ائمہ احناف کہتے ہیں: ”لسنا نأخذ بہذا“ (الآثار لمحمد ص ۱۲۱، رقم: ۷۰۸، دوسرا نسخہ: ۶۹۸)

۴۲۔ امام نخعی نے فرمایا: لعان کرنے والی عورت کا بچہ اگر مر جائے اور اس کی ماں زندہ ہے تو اس کا سارا مال ماں کو ملے گا اور ماں زندہ نہیں ہے تو ماں کے قریب ترین وارث کو ملے گا مگر ائمہ احناف کہتے ہیں کہ ماں کی عدم موجودگی میں سارا مال متوفی لڑکے کے قریبی رشتہ دار کو ملے گا۔ (الآثار لمحمد ص ۱۲۱، رقم: ۷۰۷، دوسرا نسخہ: ۶۹۷)

۴۳۔ امام نخعی رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر کسی نے حاملہ لونڈی خریدی اور بائع و مشتری دونوں نے دعویٰ کیا کہ بچہ ہمارا ہے تو بچہ مشتری کا ہوگا مگر ائمہ احناف کہتے ہیں ”لسنا نأخذ بہذا“ (الآثار لمحمد ص ۱۲۷، رقم: ۷۴۵، دوسرا نسخہ: ۷۳۵)

۴۴۔ امام نخعی نے فرمایا: کفن چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا مگر احناف کہتے ہیں کہ نہیں۔

(الآثار لمحمد ص ۱۱۱، رقم: ۶۳۷، دوسرا نسخہ: ۶۳۸)

۴۵۔ امام نخعی نے فرمایا: چور کا ہاتھ کاٹنے کے ساتھ چوری شدہ مال کا تاوان بھی لیا جائے گا مگر ائمہ احناف کہتے ہیں: ”لسنا نأخذ بہذا“ (الآثار لمحمد ص ۱۱۱، رقم: ۶۴۱، دوسرا نسخہ: ۶۳۲)

۴۶۔ امام نخعی نے فرمایا: اگر ایک طہر میں کسی مملوکہ سے تین افراد نے وطی کی اور وہ حاملہ ہو گئی تو بچہ اس کا ہوگا جس نے آخر میں وطی کی مگر ائمہ احناف نے کہا: ”لسنا نأخذ بہذا“

(الآثار لمحمد ص ۱۲۷، رقم: ۷۴۶، دوسرا نسخہ: ۷۳۶)

۴۷۔ امام نخعی نے فرمایا: اگر کسی کو ڈاکو قتل کر دیں تو مقتول کے ورثاء کو اختیار ہے کہ ڈاکو

کے ہاتھ پاؤں کاٹ لیں اور اس کے بعد اسے قتل بھی کر دیں مگر ائمہ احناف کہتے ہیں کہ ڈاکو کو صرف قتل کیا جاسکتا ہے، ہاتھ پاؤں کا کاٹنا جائز نہیں۔

(الآثار لمحمد ص ۱۱۰، رقم: ۶۴۴، دوسرا نسخہ: ۶۳۵)

۴۸۔ امام نخعی نے فرمایا: لوطی زانی کے حکم میں ہے، یعنی جو سزا زانی کی وہی لوطی کی۔

(الآثار لمحمد ص ۱۰۷، رقم: ۶۲۵، دوسرا نسخہ: ۶۱۶)

مگر [بہت سے] ائمہ احناف لوطی کو زانی نہیں مانتے۔ (کتب الفقہ الحنفی)

۴۹۔ امام نخعی نے فرمایا: اگر کسی نے ادھار چاندی کسی کو دی اور ادھار لینے والے نے اس کی چاندی سے اچھی چاندی اسی مقدار میں ادا کی تو جائز نہیں، کیونکہ یہ سود ہو گیا مگر ائمہ احناف نے کہا: ”لسنا نأخذ بهذا“ (الآثار لمحمد ص ۱۳۲، رقم: ۷۷۱، دوسرا نسخہ: ۷۶۱)

۵۰۔ امام نخعی نے فرمایا: شرابی کو کوڑے لگاتے وقت اس کے کپڑے نہ اتارے جائیں، مگر امام ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ کپڑے اتار لیے جائیں۔

(الآثار لمحمد ص ۱۰۵، ۱۰۶، رقم: ۶۱۵، دوسرا نسخہ: ۶۰۶)

۵۱۔ امام نخعی نے فرمایا: جس بچے کی ماں کے شوہر نے ماں پر الزام لگا کر بچے کو اپنا بچہ ماننے سے انکار کر دیا تو اس عورت پر اگر کوئی شخص الزام زنا لگائے تو اسے سزائے قذف دی جائے گی مگر امام ابوحنیفہ کے نزدیک ایسی عورت کو متہم کرنے والے پر سزائے قذف نہیں ہے۔ (الآثار لمحمد ص ۱۰۴، رقم: ۹۹۹)

۵۲۔ امام نخعی نے فرمایا: اگر کسی نے قربانی کے لیے صحیح سالم جانور خریدا اور بعد میں یہ جانور معیوب ہو گیا تو اس کی قربانی درست ہے مگر ائمہ احناف نے کہا: ”لسنا نأخذ بهذا“

(الآثار لمحمد ص ۱۳۶، رقم: ۸۰۴، دوسرا نسخہ: ۷۹۴)

۵۳۔ امام نخعی لوہے کی انگشتی پہنتے تھے مگر ائمہ احناف مردوں کے لیے لوہے کی انگشتی ناجائز بتلاتے ہیں۔ (الآثار لمحمد ص ۱۴۴، رقم: ۸۶۷، دوسرا نسخہ: ۸۵۷)

مندرجہ بالا تفصیل ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے منقول زیادہ سے زیادہ دو سو مسائل سے

ماخوذ ہے، ان دو سو مسائل میں سے باون (۵۲) میں امام ابوحنیفہ امام نخعی کے مخالف اور ایک سو اڑتالیس میں موافق ہیں۔ اس کا دوسرا مطلب یہ ہوا کہ کم سے کم پچیس فیصد یعنی ایک چوتھائی مسائل میں امام ابوحنیفہ نخعی کے مخالف ہیں، ظاہر ہے کہ یہ بہت زیادہ مخالفت ہوئی اور اختلاف کی یہ فہرست صرف ان مسائل میں ہے جو واقع شدہ امور سے متعلق ہیں ورنہ امام نخعی فرضی وغیرہ واقع شدہ مسائل کے جواب ہی نہیں دیتے تھے، اس اعتبار سے امام نخعی سے امام ابوحنیفہ کے اختلاف کردہ مسائل کی تعداد بہت زیادہ ہو جائے گی، یعنی امام نخعی سے کم از کم تین لاکھ مسائل سے امام ابوحنیفہ نے مخالفت کی ہے، کیونکہ بقول مصنف انوار امام صاحب نے ساڑھے بارہ لاکھ مسائل وضع کیے، اور یہ معلوم ہو چکا ہے کہ چوتھائی مسائل میں امام صاحب نے نخعی سے مخالفت کی ہے، وہ بھی واقع شدہ مسائل میں، بلفظ دیگر امام صاحب نے تین لاکھ احادیث مرفوعہ کی مخالفت کی ہے، کیونکہ مصنف انوار اقوال نخعی کو احادیث مرفوعہ قرار دیتے ہیں، اور مدعی ہیں کہ امام نخعی رحمہ اللہ کے سارے فتاویٰ احادیث مرفوعہ کے درجہ میں ہیں۔ (المحاث الی مافی انوار الباری من الظلمات ص ۳۹۷-۴۰۳)



منهاج السنة النبوية، لائبريس،

حیدرآباد دکن

